اعجاز الحق کی تقریر اور معذرت

نوید مسعود ہاشمی

3 جون کو پنجاب ہاؤس میں امام کعبہ کے اعزاز میں وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالئے سے وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کا خطاب سن کر مجھے ایسا لگا کہ جیسے ان میں کسی بنیاد پرست مولوی کی روح سما گئی ہے، خطاب کے دوران وہ کہیں سے بھی پرویز مشرف حکومت کا حصہ نہیں لگ رہے تھے، میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے فرزند کے خطاب کی چند جھلکیاں قارئین کے سامنے صرف اس نیت سے پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں تا کہ انہیں یہ اندازہ قائم کرنے میں آسانی رہے کہ ہمارے وزراء جب علماء کی محفل میں جاتے ہیں تو ان کی تقریر سے شہد ٹپکتا ہے اور جب وہ پریس کانفرنسوں میں ہوں تو ان کی زبانیں مذہبی قوتوں کے خلاف کس طرح سے زہر اگلتی ہیں؟ وفاقی وزیر! اعجاز الحق نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے کہا کہ اگر برصغیر کے اندر مدارس کی بنیاد نہ رکھی جاتی تو پھر پاکستان اور ہندوستان میں مسلمانوں کا وہی حال ہوتا جو سپین میں ہوا، انہوں نے کہا کہ میں دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ جس طرح پاکستان کے 17 ہزار دینی مدارس میں 20 لاکھ سے زائد طلباء کی کفالت اور تدریس کا فریضہ سر انجام دیا جاتا ہے، دنیا کا کوئی ملک اس طرح کر کے دکھائے، انکا کہنا تھا پاکستان کی حکومت بنکوں کے ذریعے ہر سال ساڑھے 4 ارب روپے زکوٰۃ کی مد میں وصول کرتی ہے، لیکن صرف مدارس میں پڑھنے والے بچوں کا خرچ 27، 28 ارب روپے بن جاتا ہے، یہ اللہ کا فضل نہیں تو اور کیا ہے.....انہوں نے کہا کہ، ہمارے دینی مدارس ہیں کوئی دہشتگردی نہیں ہوتی، یہ صرف اللہ کی رضا کیلئے یہ کام کر رہے ہیں، انکا یہ بھی کہنا تھا کہ میرے والد مجھے وراثت میں علماء کی محبت دیکر گئے تھے، میں ان علماء کی جوتیاں سیدھی کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں'' اعجاز الحق کی یہ تقریر 500 سے زائد جید علماء میں ہوئی، اور علماء اس تقریر کو سن کر عش عش کر اٹھے، اعجاز الحق نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ میری یہ خواہش تھی کہ کاش کہ آج وہ دو بھائی بھی یہاں ہوتے جو ہم سے ناراض ہیں، ان کا اشارہ، لال مسجد کے علماء مولانا عبدالعزیز اور علامہ عبدالرشید غازی کی طرف تھا، اعجاز الحق کی تقریر کے آخری جملے کا بعض علماء نے برا منایا انکے خیال میں پنجاب ہاؤس میں ہونے والی تقریب کا دعوت نامہ لال مسجد کے علماء کو جاری ہی نہیں گیا تھا تو پھر اعجاز الحق کی طرف سے اکابر علماء کے سامنے لال مسجد کے علماء کا شکوہ کیوں کیا جا رہا تھا؟ استقبالیہ تقریب کے اختتام پر پنجاب ہاؤس کے لان میں راقم نے وفاقی وزیر اعجاز الحق سے یہ سوال کیا کہ اعجاز بھائی، آپ نے لال مسجد کے علماء کو آج کی تقریب کا دعوت نامہ جاری کیا تھا؟ انہوں نے میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے، میرے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے یہ فرمایا کہ بھائی مجھے معاف کردو، میں نے دوبارہ عرض کیا کہ اعجاز صاحب آپ ایک ذمہ دار شخص ہیں میرا جینوئن سوال یہ ہے کہ آپ جواب دیں اگر آپ نے دعوت نامہ جاری نہیں کیا تو پھر اتنے اہم سٹیج پر ان دو بھائیوں کا شکوہ کر کے کہیں آپ مولانا عبدالعزیز ان کے برادر اور دیگر جید علماء کرام کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

محترم اعجاز الحق صاحب نے میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے میری ٹھوڑی کو ہاتھ لگا کر یہ کہا کہ بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ میں انکا نام نہیں لوں گا.....اعجاز الحق صاحب کی تقریر اور بعد ازاں معذت کے انداز کو دیکھ کر مجھے یہ اندازہ لگانے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی کہ موصوف اپنے مرحوم والد بزرگوار کی طرح علماء کے خادم بھی بننا چاہتے ہیں، لیکن امریکی چھتری کے نیچے فرنٹ مین سٹیٹ کا کردار ادا کرنے والی حکومت کو چھوڑنا بھی ان کے اختیار میں نہیں ہے، یعنی ''چوپڑیاں تے نال دودو''، کاش کہ وہ جو تقریروں میں کہتے ہیں ان پر دل سے عمل پیرا بھی ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بگڑتے ہوئے معاملات حل نہ ہو سکیں، اور پھر لال مسجد کے علماء کے خلاف ان کا تضحیک آمیز رویہ اور ان پر مبالغہ آمیزی پر مبنی الزامات لگا کر نجانے وہ اپنی کونسی حس کو تسکین بخشتے ہیں، حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ان کے غلط رویے اور جامعہ حفصہ کی طالبات کو دی جانے والی دھمکیوں کی وجہ سے ہی معاملات زیادہ بگڑے ہیں، اعجاز الحق کے والد محترم ضیاء الحق واقعتاً شہید تھے، اور مسجدیں بنایا کرتے تھے، انہیں بھی چاہئے کہ جن روشن خیالوں نے اسلام آباد میں 7 مساجد کو شہید کر کے عذاب خداوندی کو دعوت دی ہے، وہ انکا گناہ اپنے سر پر مت لیں ..... یہ بات طے ہے کہ جنہوں نے بھی مسجدیں شہید کرنے میں کردار ادا کیا ہے خواہ وہ حاکم ہوں یا ملازم اگر انہوں نے یہ دوبارہ تعمیر نہ کیں تو وہ جلد یا بدیر ہر حال میں عذاب خداوندی کا نشانہ بنیں گے، اگر محترم اعجاز الحق ذرا سی ہمت سے کام لیکر کسی باعمل بزرگ سے پوچھ کر دیکھ لیں کہ حکمرانوں کے ستارے جو آجکل گردش میں ہیں آئے ہوئے ہیں اسکی وجہ کہیں یہی تو نہیں ہے؟؟؟